بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ أَجْمَعِیْنَ، أَمَّا بَعْدُ:

20: چھٹکارے اور نجات کا راستہ اتباع اور بدعت سے دوری ہی ہے۔ حصہ دوم

کن سلفیاً علی الجادۃ فضیلۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام بن سالم السحیمی حفظہ اللہ، اور ہم بات کر رہے تھے پچھلے درس میں "طريق الخلاص والنجاة هو بالاتباع وترك الإبتداع" اس موضوع کے تعلق سے کہ چھٹکارے اور نجات کا راستہ صرف اور صرف اتباع اور بدعت سے دوری ہی میں ہے، اور بعض دلائل ہم سب نے مل کر سنے ہیں اتباع کے تعلق سے اور بدعت کو ترک کرنے کے تعلق سے۔

اور ہم پہنچے تھے شیخ صاحب کے اس قول پر، شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں "وقد أمر الله سبحانه وتعالىٰ الأمة بالاجتماع واتحاد الكلمة" (اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے امت کو)۔ حکم دینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور حکم دیا ہے امت کو کون سی امت؟ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ (آل عمران:110) یہ عام امت نہیں ہے اس لیے جو بھی حکم ہوگا وہ عام نہیں رہے گا۔ کیا حکم دیا ہے؟ "بالاجتماع واتحاد الكلمة" (اجتماع کا حکم دیا ہے اور اپنے کلمے اور اپنی بات کو متحد کرنے کا حکم دیا ہے)۔

یہ امت ایک ہی امت ہے ﴿وَإِنَّ هٰذِهٖٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّأَنَا رَبُّكُمْ﴾ (المؤمنون:52)۔ ایک آیت کریمہ میں ہے ﴿فَاعْبُدُوْنِ﴾ (الانبیاء:92)، دوسری آیت کریمہ میں ہے ﴿فَاتَّقُوْنِ﴾ (المؤمنون:52) سبحان اللہ۔ یہ امت صرف اور صرف اگر جمع ہو سکتی ہے تو کس چیز پر ہو سکتی ہے؟ ﴿فَاعْبُدُوْنِ﴾ اور ﴿فَاتَّقُوْنِ﴾۔

"بالاجتماع واتحاد الكلمة"(اجتماع کا حکم ہے اور کلمے کے اتحاد کا بھی (بات بھی ایک ہونی چاہیے))۔ہماری باتیں مختلف ہیں تو اجتماع ممکن نہیں ہے کہ ہو۔اور یہ جو قول ہے کس بنیاد پر ہم بات کرتے ہیں؟ نظریات کی بنیاد پر، عقائد کی بنیاد پر۔ تو دل میں کچھ ہوتا اس کی تعبیر زبان کرتی ہے جب ہمارا قول متحد نہیں ہے تو ہم بھی متحد نہیں ہو سکتے۔ واضح بات ہے کہ نہیں؟(الحمد للہ)۔اس لیے اجتماع کا حکم ہے اور اتحاد کلمہ کا بھی حکم ہے۔اجتماع اکیلا کیوں نہیں؟ کیونکہ اجتماع بغیر اتحاد کلمہ کے ممکن ہی نہیں ہے۔اور کلمے کے اتحاد کے لیے دل کا اتحاد ہونا لازمی ہے کہ نہیں؟اور دل کیسے متحد ہوں گے آیئے دیکھتے ہیں کہتے ہیں۔

"على أن يكون الأساس لهذا الإجتماع"، یہ واجب ہے اور شرط ہے اس اجتماع کی۔یعنی اجتماع تو کرنا ہے لیکن کسی بھی طریقے سے بس امت متحد ہو جائے ایک دفعہ، نہیں نہیں! کسی بھی طریقہ نہیں چلے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اجتماع کا اور اتحاد کلمہ کا اسی طریقے سے راستہ بھی بیان فرمایا ہے کہ کس بنیاد پر متحد ہونا ہے تاکہ کسی کی کوئی گنجائش نہ رہ جائے اپنی خواہش نفس کی یا کسی اور چور دروازے کی طرف جانے کی۔

"على أن يكون الأساس لهذا الإجتماع هو"(اساس کیا ہے بنیاد کیا ہے اس اجتماع کی)"الإعتصام بكتاب الله وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم"("الإعتصام" مکمل طور پر مضبوطی کے ساتھ تھامنا (جزوی طریقہ نہیں بلکہ کلی طریقے سے اور مضبوطی کے ساتھ "الإعتصام"))۔کس چیز کا؟"بكتاب الله"(اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید)"وسنة رسوله صلى الله عليه وآله وسلم"(اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت)۔

کیا کرنا ہے؟اعتصام کرنا ہے۔اور کتاب اور سنت کی صحیح سمجھ لازم ہے کہ نہیں؟آگے جیسے بیان ہو گا اور پہلے بھی کئی مرتبہ اسی رسالے کی شرح میں ہم بیان کر چکے ہیں شیخ صاحب نے بیان کیا ہے۔اور انسان سمجھتا کس چیز سے ہے زبان سے سمجھتا ہے آنکھوں سے کانوں سے؟(سبحان اللہ) انسان سمجھتا ہے دل سے۔ دلیل کیا ہے؟﴿لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا﴾ (الاعراف:179)(اللہ اکبر) تو﴿لَهُمْ قُلُوبٌ﴾(دل تو اُن کے ہیں لیکن سمجھتے نہیں ہیں)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں" ونهى عن التفرق" جہاں پر حکم دیا ہے اجتماع کا اور اتحاد کلمہ کا وہیں پر" ونهى عن التفرق وبيّن خطورته على الأمة"(تفرقے سے منع فرمایا اور امت پر اس تفرقے کے خطرے کو بھی بیان فرمایا ہے)" وليتحقق هذا الأمر"(تاکہ یہ أمر (کس چیز کا؟) اجتماع کے حکم کا اتحاد کلمے کا حکم کا اور تفرقے سے نہی کا یہ أمر جو ہے)" وليتحقق هذا الأمر فقد أمرنا بالتحاكم إلى كتاب الله في الأصول والفروع"(اور تاکہ اس بات کی تحقیق ہو عملاً بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم تحاکم کریں یعنی فیصلہ کریں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے اصول اور فروع میں (مسائل کا حل اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے چاہے اصولی مسائل ہوں یا فروعی مسائل ہوں))" ونهينا عن كل سبب يؤدي إلى التفرق"(اور ہمیں منع کیا گیا ہر اس سبب سے جو تفرقے کا باعث بنتا ہے)۔

" قال الله تعالیٰ" اب دلائل ان چند الفاظوں کے جملے جو ابھی پڑھے ہیں جن میں اعتصام کا حکم ہے اجتماع کا حکم ہے اور تفرقے سے نہی ہے، دلائل کیا ہیں آیئے دیکھتے ہیں:" قال تعالیٰ"(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران:103)۔

﴿وَاعْتَصِمُوْا﴾ (اور اعتصام کرو سب مل کر)" اعتصموا أنتم" أنتم کون؟ اے امت! امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن پر یہ قرآن نازل کیا گیا ہے جن کے لیے دستور اور قانون کی کتاب ضابطہ حیات، جس میں دنیا اور آخرت کی خیر موجود ہے جس میں بھلائی ہی بھلائی ہے۔ یہ کتاب جو ہے ﴿اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا﴾ (اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے سب مل کر تھامے رکھو(" اعتصموا أنتم" سارے کے سارے مل کر ﴿بِحَبْلِ اللّٰهِ﴾ اللہ تعالیٰ کی رسی کو ﴿جَمِيْعًا﴾ سارے کے سارے، یہ نہیں کہ بعض فرقوں کے لیے، نہیں! سب کے لیے)) ﴿وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ (اور فرقوں فرقوں میں مت بٹو)۔

شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں" وحبل الله"(اور اللہ تعالیٰ کی رسی کیا ہے)" هو عهد الله"(اللہ تعالیٰ کا عہد ہے)۔ اور یہ عہد کیا ہے؟" وهو القرآن"(اور یہ عہد ہے قرآن مجید (سبحان اللہ))۔ کس نے کہا؟" كما قال المفسرون"۔ اب اس آیت کریمہ کی تفسیر کی گئی ہے کہ نہیں کی گئی؟ تفسیر کرنے والے علماء ہیں کہ نہیں؟ اور سلف صالحین نے اس آیت

کریمہ کی تفسیر کی ہے اور احادیث بھی موجود ہیں۔ تو مفسرین نے کیا دیکھا ہے؟ قرآن مجید کی تفسیر قرآن مجید سے کی پھر حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی پھر سلف کے اقوال سے کی اور پھر یہ نتیجہ نکالا کہ ''حبل اللہ ''قرآن مجید ہے

۔

پھر حدیث کہاں پر ہے؟ جلد بازی نہ کریں ابھی آ رہا ہے ذرا بات کو آہستہ آہستہ دھیرے دھیرے سمجھیں سارے مسائل کا حل بیک وقت نہیں ہوتا تھوڑا صبر کے ساتھ بھی کام لیا جاتا ہے۔ بعض ساتھی پریشان ہوں گے کہ قرآن ہے تو حدیث کی بات کیوں نہیں ہو رہی؟! ابھی آئے گا کیونکہ حدیث قرآن سے جدا نہیں ہے یاد رکھیں ابھی ثبوت ملے گا۔

''وهو القرآن كما قال المفسرون وقد أمر الله بالجماعة ونهى عن الفرقة والإختلاف''(اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے جماعت کا(ایک ساتھ ملنے کا))''ونهى عن الفرقة والإختلاف''(اور تفرقے اور اختلاف سے منع فرمایا)''كما قال تعالىٰ''(جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے)﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر:7)۔

اس میں جماعت کا کہاں حکم ہے اور تفرقے سے کہاں منع کیا گیا ہے اس آیت میں کوئی لفظ ہے؟ (سبحان اللہ) دیکھیں علماء نے کس طریقے سے یہ فائدہ اخذ کیا ہے اس آیت کریمہ سے۔

شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں''وهذا شامل لأصول الدين وفروعه الظاهرة والباطنة''(اس آیت کریمہ میں جو حکم دیا گیا ہے اور جس چیز سے منع کیا گیا ہے یہ شامل ہے اصول دین کے لیے اور فروع دین کے لیے ظاہر اور باطن سب یعنی مکمل دین کے لیے شامل ہے)۔

کوئی یہ نہ کہے کہ یہ تو خاص ہے صرف اور صرف فیء کے مسئلے کے لیے (کیونکہ آیت کا سیاق وسباق فیء کے تعلق سے ہے یا مال غنیمت کے تعلق سے ہے) جیسا کہ بعض جاہل لوگوں نے سمجھا ہے۔ میں جاہل اس لیے کہہ رہا ہوں کیونکہ جو صحیح اقوال ہیں سلف کے مفسرین کے ان کو چھوڑ دیا اور ایک کے قول کو لے لیا۔ کیونکہ اس میں واضح ثبوت ہے کس چیز کا؟ کہ حدیث حجت ہے قرآن مجید سے ثابت ہو رہا ہے۔

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ﴾ (جو کچھ بھی تمہیں میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے دیں) ﴿فَخُذُوْهُ﴾ (پس فوراً لے لو اسے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمیں کیا ملا ہے صرف قرآن ملا ہے کچھ اور بھی ملا ہے؟ حدیث بھی ملی ہے کہ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ نہیں؟ تو پھر وہ لینا ہے کہ نہیں لینا کس نے کہا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ﴿فَخُذُوْهُ﴾ اور ﴿مَآ﴾ جو ہے عموم کے لیے ہے کہ جو کچھ بھی تمہیں دیں۔ کیا یہ حکم ہے صرف قرآن لینا کوئی اور چیز نہ لینا یا جو کچھ دیں وہ لیں؟ تو اس لیے جن لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ صرف فیء کے تعلق سے کیونکہ آیت کا سیاق وسباق صرف فیء کے تعلق سے ہے تو حقیقتاً منکرین حدیث ہیں وہ لوگ، اگر اُن پر ذرا غور کیا جائے تو انکار حدیث میں کہیں نہ کہیں پر وہ ملوث ہوتے ہیں (سبحان اللہ)۔

اور یہ آیت کریمہ اہل حدیث کے لیے اور سلف صالحین کے لیے اور ان کی اتباع باحسان کرنے والوں کے لیے حجت ہے کہ حدیث حجت ہے اور یہ قرآن مجید سے ثابت ہے (سبحان اللہ)۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں "وهذا شامل لأصول الدين وفروعه الظاهرة والباطنة وإن ما جاء به الرسول صلى الله عليه وسلم يتعين على العباد الأخذ به واتباعه" (اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں متعین ہو جاتا ہے بندوں پر اس امت پر) "الأخذ به" (کہ اسے فوراً لے لیں) "واتباعه" (اور اس کی اتباع کریں)۔

کیا فرق ہے "الأخذ به واتباعه" فرق ہے دونوں میں؟ کیونکہ اُخذ دعویٰ ہے اتباع اس کی تحقیق ہے۔ اب لینے والے تو سب کہتے ہیں ناکہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیتے ہیں وہ ہم لے لیتے ہیں، لینے کی سب بات کرتے ہیں لیکن عملاً حقیقتاً عمل کرنے والے جو ہیں جو اتباع کرنے والے ہیں وہ کتنے ہیں؟!

اس لیے شیخ صاحب فرماتے ہیں "وإن ما جاء به الرسول صلى الله عليه وسلم يتعين على العباد الأخذ به واتباعه ولا تحل مخالفته" (اور اس کی مخالفت کسی کے لیے بھی حلال نہیں ہے جائز نہیں ہے) "وأن نص رسول الله صلى الله عليه وسلم على حكم الشيء كنص الله تعالى" (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نص) کا فرمان کسی چیز کے حکم کے لیے اللہ تعالیٰ کے نص اور فرمان جیسا ہے برابر ہے اس میں کوئی فرق نہیں ہے

(الکاف کس لیے ہے؟ تمثیل کے لیے ہے یعنی قرآن بھی مأخذ دین ہے بنیاد ہے اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مأخذ دین ہے بنیاد ہے))۔

بعض لوگ کہتے ہیں ''قرآن پھر حدیث'' غلط ہے، قرآن اور حدیث صحیح ہے۔ کیا فرق ہے دونوں میں قرآن پھر حدیث یا قرآن اور حدیث؟ اور ''پھر'' میں کیا مسئلہ ہے؟ یعنی مسئلہ اگر کوئی ہے تو قرآن مجید میں ڈھونڈو نہیں ملتا پھر بعد میں حدیث میں دیکھو، نہیں ملتا پھر بعد میں سلف کے اقوال میں دیکھو جیسا کہ بعض لوگوں نے کہا کہ سلفیت کا معنی ہے کہ مسئلے کو قرآن مجید میں ڈھونڈو نہیں ملتا حدیث میں ڈھونڈو نہیں ملتا پھر سلف کے اقوال میں دیکھو اسے کہتے ہیں سلفیت۔ میں کہتا ہوں یہ جہالت ہے یہ کس نے کہا ہے کہ یہ تعریف ہے سلفیت کی؟! جو ناواقف ہے سلفیت سے وہ تو یہ تعریف کر سکتا ہے یہ کس نے کہا ہے کہ جو مسئلہ تمہیں قرآن اور حدیث میں تمہیں نہ ملے وہ پھر سلف کے اقوال سے اسے سلفی کہتے ہیں؟ غلط ہے! سلفیت کیا ہے؟ قرآن اور صحیح حدیث کو صحیح سمجھنا اور اس پر عمل کرنے کا نام سلفیت ہے صرف دعویٰ نہیں ہے۔ فرق ہے دونوں میں کہ نہیں؟ بالکل وہی فرق ہے جیسے ہم کہتے ہیں قرآن پھر حدیث اور جو کہتے ہیں قرآن اور حدیث۔ پھر سے کیا مراد ہے؟ جو مسئلہ قرآن میں مل گیا حدیث نہ دیکھو مل گیا نا قرآن مجید میں، تو انکار حدیث کا خطرناک چور دروازہ نکلتا ہے۔

جو کہتا ہے قرآن اور حدیث یہاں پر اس چور دروازے کا سد باب کیا گیا ہے اب انکار حدیث ہو سکتا ہے؟ ''إذا صح الحديث فهو مذهبي'' سلف کیوں کہتے تھے؟ حدیث صحیح ثابت ہونا شرط ہے صحیح ثابت ہو گئی اب یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ قرآن مجید میں تو اس مسئلے کا کوئی جواب نہیں ملتا تو حدیث میں آگیا ہے اس لیے ہم حدیث کو لیتے ہیں، نہیں!

قرآن مجید اور حدیث کا جو آپس میں تعلق ہے گہرا تعلق ہے، حدیث قرآن مجید کی بہترین تفسیر ہے حدیث قرآن مجید کی بہترین تکمیل بھی ہے۔ تکمیل سے کیا مراد ہے؟ بعض ایسے مسائل ہیں جن کا حکم قرآن میں ہے اور پھر اس جیسے مسائل کا حکم ہمیں حدیث میں ملا ہے تو تکمیل ہوئی ہے اور بعض مسائل مجمل ہیں اور مجمل پر عمل کرنا ممکن نہیں ہے ناممکن ہے جب تک اس کی تفصیل نہ ہو، کوئی مجمل حکم آتا ہے حکم کی تعمیل تو ہمارے اوپر فرض ہے نا۔

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ﴾ آگیا ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ مجمل ہے کہ نہیں اب عمل کیسے کریں ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ پر؟ ہمارے سامنے دوراستے ہیں: پہلا راستہ ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے طریقہ آیا ہے یا نہیں آیا ہے، اگر طریقہ آیا ہے تو اس کی اتباع کریں گے جس نے ہمیں یہ حکم دیا﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ اسی نے ہمیں یہ بھی حکم دیا ہے ﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ (النساء:59)۔ اطاعت صرف خاص معاملات میں یا ہر معاملے میں؟اور اس آیت کریمہ کی ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ کو صحیح طریقے سے سمجھنے کے بعد عمل کرنا کون جانتا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کوئی جانتا ہے؟! کوئی نہیں۔

دوسرا طریقہ کہ اگر کوئی ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نہیں آتا طریقہ ہمیں نہیں بیان کیا گیا تو پھر کیا کریں کوئی اپنی عقل سے کرلیتا، کوئی خواب کے ذریعے سے کرلیتا، کوئی کشف کے ذریعے سے کرلیتا، کوئی اپنے ذوق کے ذریعے سے کر لیتا، کوئی وجد کے ذریعے سے کرلیتا کوئی اندھی تقلید کے ذریعے سے کرلیتا پھر چور دروازے ہیں کہ نہیں؟ پھر امت کا ممکن ہے اتحاد ہونا؟ اور یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ حکم دے رہے ہیں ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران:103)اور پھر یہ بیان نہ کریں کہ نماز ہم نے پڑھنی ہے تو کیسے پڑھنی ہے؟! اجتماع ممکن ہے اتحاد کلمہ ممکن ہے؟ اسے کہتے ہیں دین کامل کہ جہاں پر حکم دیا گیا ہے اجتماع کا اور تفرقے سے منع کیا گیا وہاں پر اجتماع کی طرف جو بھی راستہ جاتا ہے اسے آسان کردیا اور تفرقے کی طرف جو بھی راستہ جاتا ہے اس کا سد باب کردیا، اس لیے حدیث جو ہے وہ قرآن مجید کی تکمیل بھی کرتی ہے اور حدیث قرآن مجید کے علاوہ حکم بھی جاری ہوتا ہے حدیث پر جس پر عمل کرنا لازم ہوتا ہے (خبر بھی ہوسکتی ہے اُمر بھی ہوسکتا ہے نہی بھی ہوسکتا ہے) جیسے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے فرمان میں ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں" وهذا شامل "(اور یہ شامل ہے)" لأصول الدين "(دین کے اصول کے لیے)" وفروعه "(اور اس کے فروع کے لیے)" الظاهرة والباطنة "(ظاہر اور باطن)" وإن ما جاء به الرسول صلى الله عليه وسلم "(اور جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں)" يتعين على العباد الأخذ به وات باعه "(عباد پر

بندوں پر اس امت پر متعین ہو گیا لازم ہے کہ وہ اسے لے لیں اور اس کی اتباع کریں)''ولا تحل مخالفته''(اور اس کی مخالفت ہر گز جائز نہیں ہے)''وأن نص رسول الله صلى الله عليه وسلم على حكم الشيء كنص الله تعالىٰ لا رخصة لأحد في تركه''، کسی کے لیے رخصت نہیں ہے اجازت نہیں ہے کہ وہ اسے چھوڑ دے۔کسے چھوڑ دے؟ جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں۔ بس قرآن ہے اور وہ کافی ہے ہمارے لیے ہم حدیث نہیں لیتے، نہیں! اس کی اجازت کسی کو بھی نہیں ہے علماء کو بھی نہیں ہے صحابہ کرام کو بھی نہیں ہے۔ کیوں؟ کیونکہ دین کی بنیاد ہے قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ سلف نے بہتر سمجھا ہے اس لیے انہوں نے اہتمام دونوں کا کیا ہے صرف الگ سے قرآن کا نہیں کیا اور یہ نہیں کہا کہ یہ حدیث تو ٹکراتی ہے قرآن سے اس لیے حدیث کو ہم چھوڑ دیتے ہیں۔ نہیں دیکھیں گے آپ ہر گز نہیں! بلکہ وہ کیا کہتے تھے؟''إذا صح الحديث فهو مذهبي''بس حدیث کا صحیح ثابت ہونا شرط ہے قرآن سے ٹکرا نہیں سکتی ان کا ایمان ہے۔ کیا ہمارا ایمان آج اتنا ہی مضبوط ہے یا ہم صرف دعویدار ہیں بس؟! (سبحان اللہ)۔ شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں''لا رخصة لأحد في تركه''(کسی کے لیے اجازت نہیں ہے کہ اس کو چھوڑے)''ولا يجوز تقديم قول أحد على قول الله''(اور کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کے قول کو آگے کرے اللہ تعالیٰ کے قول سے (سبحان اللہ))۔

جب کہتے ہیں قرآن اور حدیث اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اللہ تعالیٰ کے فرمان سے اوپر ہے یا کسی عالم (سلف میں سے) کا قول قرآن واحادیث سے آگے ہے، ہر گز نہیں! اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۞ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم:3-4) تو حدیث قرآن سے آگے ہو سکتی ہے؟ نہیں ہو سکتی۔ کس نے کہا؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۞ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ بات ختم ہو گئی ہے۔

تو پھر کسی کے لیے جائز ہے کہ وہ یہ تصور کرے یا یہ نظریہ رکھے کہ قرآن اور حدیث کو سلف نے سمجھا ہے اور ہمارے امام نے اس مسئلے کو ایسے سمجھا ہے ہم اپنے امام کو قول کو لیتے ہیں اور قرآن و حدیث کو چھوڑ دیتے ہیں؟! کوئی زبان سے

کہتا ہے چھوڑ دیتے ہیں؟ زبان سے نہیں کہتے نا اپنے عمل سے کر کے دکھاتے ہیں، اپنے قول سے نہیں اپنی حالت اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ تم قرآن کی آیات بھی لے کر آؤ سامنے رکھو احادیث بھی سامنے لے کر آؤ ہمارے لیے امام کا قول ہی کافی ہے اس نے بھی تو قرآن پڑھا تھا اس نے بھی حدیث پڑھی تھی کہ نہیں؟! یہاں پر جھگڑا ہو جاتا ہے کہ میرا امام اور آپ کا امام! ہم بات کرتے ہیں حدیث کی وہ کہتے ہیں کہ دیکھو آپ کو امام بخاری مبارک ہمیں امام ابو حنیفہ مبارک (رحمہا اللہ)۔

یہ کس نے کہا ہے بھئی اماموں کا جھگڑا ہوا ہے کبھی آپس میں؟! بھئی ہم تمہیں کہہ رہے ہیں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے کہا ہے کہ امام بخاری کا قول ہے اس کو لو امام ابو حنیفہ کے قول کو چھوڑ دو کبھی سنا ہے؟ ہم یہ کہتے ہیں کہ امام بخاری سے بھی اگر غلطی ہوتی ہے تو ہم اس کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ معصوم ہیں؟ نہیں۔ نہ امام ابو حنیفہ معصوم ہیں نہ امام بخاری معصوم ہیں اور نہ کوئی بھی امام معصوم ہے۔ صحابہ کرام معصوم ہیں؟ وہ بھی معصوم نہیں ہیں۔ معصوم کون ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کیوں معصوم ہیں؟ ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾، جن پر وحی نازل ہوتی ہے وہ خطاء نہیں کرتے وہ اپنی طرف سے بات نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کے خاص انعام اور احسان کے ساتھ ساتھ مدد بھی ہوتی ہے اور حفاظت بھی ہوتی ہے۔

شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "قال اللہ تعالیٰ" (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا﴾ (الانفال:20) (اے ایمان والو!) ﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ (اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کرو) ﴿وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ﴾ (اور اس سے منہ مت موڑو) ﴿وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ﴾ (جب کہ تم سن رہے ہوتے ہو)۔

لوگ سنتے ہیں اِس کان سے اِس کان سے نکال دیتے ہیں، پھر لوگ کہتے ہیں کہ تم تہمتیں بڑی لگاتے ہو لوگوں پر تمہیں تو صرف جرح کرنی آتی ہے سب کی جرح کرتے رہتے ہو! تو یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان آپ لوگوں کے سامنے ہے، میں کسی

جماعت یا کسی فرد کی بات نہیں کرتا اپنے گریبان میں ہم یوں جھانک کر دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہم اس آیت کریمہ پر عمل کرنے والے ہیں یا نہیں ہیں۔

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا﴾ (اے ایمان والو!)۔اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی، بہترین امت والے لوگ وہی ہیں نا﴿الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا﴾؟ یہود و نصاریٰ نہیں ہیں وہ بہترین امت نہیں رہی۔ کسی زمانے میں تھے یہودی بہترین امت اب اللہ تعالیٰ ان کے تعلق سے فرماتے ہیں ﴿ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ﴾ (البقرۃ:61)لکھ دیا گیااُن پر ذلت اور رسوائی اور حاجت، محتاجی سب لکھ دیا گیا ہے۔اور ہماری امت کون سی ہے؟﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ (آل عمران:110) خیر والی امت اور برکت والی امت

۔

کیا حکم ہے ؟﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ﴾ (اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو)۔ بعض چیزوں میں یا ہر چیز میں اس میں کوئی (exception) ہے؟ کہیں پر اس لفظ میں کوئی تخصیص ہے یا کوئی قید لگی ہے؟﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ﴾ مطلقاً ہر حکم میں ہے۔بس اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی ہے؟ نہیں،﴿وَرَسُوْلَهٗ﴾ (اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی اطاعت کرو)۔

اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا﴾ (النور:54) (اور اگر تم اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو تم ہدایت یافتہ ہو)۔معیار ہدایت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع، فرمانبرداری۔

﴿وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ﴾(اور منہ کبھی نہ موڑنا)۔اے بہترین امت! کبھی منہ مت موڑنا۔

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا﴾ یہ نداء اس بہترین اور عظیم ترین اور بہترین صفت کے ساتھ ایمان کی صفت کہ اے مومنو! اگر تم واقعی سچے اور پکے مومن ہو تو سن لو ﴿اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ﴾۔ چلو خبر نہیں ملی الگ بات ہے، کوئی شخص دور دراز کے جنگل میں رہتا ہے اسے پتہ ہی نہیں احکام شریعت کا اس کے پاس کوئی عذر تو ہو سکتا ہے نا جس نے کبھی سنا نہیں، وہ لوگ کیا کہیں گے ﴿وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ﴾ جو سننے کے باوجود بھی نہیں مانتے؟!

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم جو کہہ رہے ہیں جو سن رہے ہیں اس پر بہترین طریقے سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں "وقد أمرنا اللہ عند التنازع بالرد إلى كتابه و إلى سنة رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم"۔

ایک مسئلہ ہو گیا کیا مسئلہ ہے؟ حکم ہے اجتماع کا اور تفرقے سے منع کرنے کا، یہ ایک ہے آدھا مسئلہ حل ہے اور اجتماع کرنے کے لیے محض اپنی رائے، اپنی عقل، منطق، کشف، وجد، ذوق، خواب، اندھی تقلید، جو بھی غلط راستے ہیں ان کی بنیاد پر نہیں۔ کیا طریقہ ہے؟ ﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ اور ان آیات اور احادیث کو بہترین سمجھا ہے سلف صالحین نے (الحمد للہ)۔

جو یہ نعرہ سنتے آئے ہیں اور سن بھی رہے ہیں کہ آج امت مسلمہ کو متحد ہونا چاہیے اپنے جو اندرونی اختلافات ہیں ان کو بعد میں درست کیا جا سکتا ہے اس وقت اپنے اندر صرف برداشت کا مادہ بنائیں اور برداشت کریں ایک دوسرے کو، دشمن دروازے پر ہے کافر نے کئی ملکوں پر قبضہ کیا ہوا ہے ہماری جان ہماری عزتیں ہمارا مال خطرے میں ہے، یہ وقت ہے کافر کے خلاف جہاد کرنے کا اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ ہم ایک ساتھ نہیں مل جاتے۔

"نجتمع على متفقنا عليه ويعزر بعضنا البعض فی مختلفنا فيه" (اجتماع ہر اس چیز پر جس پر ہمارا اتفاق ہے)۔ کلمہ سب پڑھتے ہیں نا (الحمد للہ) اتفاق ہے، قرآن سب کا ایک ہے اتفاق ہے، حدیث مانتے ہیں سب اتفاق ہے، صحابہ کرام سب کو

پیارے ہیں ، سلف صالحین سب کو پیارے ہیں۔ محبت کرتے ہیں ؟ کرتے ہیں اتفاق، نماز سب پڑھتے ہیں اتفاق ، روزے بھی سب رکھتے ہیں اتفاق، حج بھی سب کرتے ہیں اتفاق، زکوٰۃ بھی سب دیتے ہیں اتفاق ہے تو بس یہ کافی نہیں ہے ہمارے لیے ؟ اتفاق ہے۔ اچھا جو باہمی اختلافات ہیں ؟ وہ معمولی اختلافات ہیں وہ تو گھر میں بھی جھگڑا ہو جاتا ہے نا باپ بیٹے کا، بھائی بھائی کا جھگڑا نہیں ہوتا تو کیا گھر چھوڑ کر الگ الگ ہو جاتے ہیں ؟! گھر میں بھی جھگڑے ہو جاتے ہیں اختلاف ہو جاتا ہے تب بھی ہم ایک چھت کے نیچے رہتے ہیں تو پھر پوری امت کو ایک ساتھ کیوں نہیں ملا سکتے ہم ؟! اور جو آپس کے اختلافات ہیں بعد میں نمٹائیں گے پہلے کافر کی کمر توڑیں اور اپنا ملک آزاد کریں اور پھر آپس میں ٹیبل پر بیٹھ کر ٹاک کریں گے ذرا بات کریں گے اور اپنے مسائل بھی حل کریں گے۔

یہ نعرہ ہے صحیح ہے ؟ یہ نعرہ سنا ہے کہ نہیں سن رہے ہیں کہ نہیں سن رہے ؟ اور یہ اخوان المسلمین کا معروف ترین نعرہ ہے۔ پھر غلط کیوں ہے اخوان بھی ہیں مسلمین بھی ہیں ؟ وہ کہتے ہیں سب برادر ہو گئے ہیں ہم سب بھائی بھائی ہیں اس لیے ایک ساتھ ابھی مشن ہے ہمارا وہ پورا کرنا ہے ہم نے۔

غلط کیوں ہیں ؟ ہمارے جو اختلافات ہیں وہ چھوٹے موٹے اختلافات ہیں (سبحان اللہ) کلمہ توحید میں ہمارا اختلاف ہے کہ نہیں ؟! عجب بات ہے ہم غیر اللہ کو پکارنے کو شرک کہتے ہیں وہ توحید سمجھتے ہیں مخالفین ! اللہ تعالیٰ کی ذات کے تعلق سے ہمارا اختلاف ہے ہم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے ہر جگہ انوار نظر آتے ہیں، استنجے کے لیے نہیں جاتے بعض لوگ ! اللہ تعالیٰ کی ذات کے تعلق سے اختلاف ! کلمہ توحید کے تعلق سے اختلاف !

اتباع سنت ہم کہتے ہیں جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدعت ہے وہ کہتے ہیں سنت ہے تم گستاخ رسول ہو (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عجب بات ہے !

رافضی محبت کرتے ہیں صحابہ کرام سے ؟! آج دیکھ لیں اخوان المسلمین میں رافضی بھی ہیں ، جماعت اسلامی میں بھی رافضی موجود ہیں۔ کہاں سے یہ رافضی آئے شیعہ کہاں سے آ گئے ؟ بس آج وقت ہے اجتماع کا ایک ساتھ ملنے کا آج ہمیں ڈسٹرب مت کریں، اور ہر اس بندے کی بات مت سنیں یہ فتنہ چاہتے ہیں جو لوگ کہتے ہیں ایک ساتھ متحد نہ ہو

۔محبت کرتے ہو رافضی سے؟ نہیں نہیں محبت تو نہیں کرتے ہم لوگ محبت کیسے کر سکتے ہیں وہ صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں ۔

اُن میں سے بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم متحد پھر بھی ہوتے ہیں مسلمان بھائی تو ہیں نا ہمارے اور ان کو یہ ریکوئسٹ(request) کرتے ہیں کہ اگر آپ نے صحابہ کرام کو گالی دینی ہے نا تو میرے سامنے مت دینا اپنے گھر میں جا کر دینا!

اتنی حد تک بھی کوئی مسلمان گر سکتا ہے اہل سنت میں سے؟! واللہ قسم کھا رہا ہوں میں یہ کہا گیا اور کہہ بھی رہے ہیں! اپنے والدین کے تعلق سے کوئی کہتا ہے کہ میرے والدین کو گالی دینی ہے نا گھر میں دینا میرے سامنے مت دینا ہو تم میرے بھائی ہم سب ایک ہیں؟!

وہ کون سا گروہ ہے یا وہ کون سی جماعت اس دنیا میں آئی تھی اور موجود بھی ہے جنہوں نے ظاہراً تو اجتماع کیا ہے لیکن ان کے دل جدا جدا ہیں؟الیہود۔ دلیل کیا ہے ؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿تَحۡسَبُہُمۡ جَمِیۡعًا وَّ قُلُوۡبُہُمۡ شَتّٰی﴾(الحشر:14)((سبحان اللہ) تم دیکھو گے کہ سب کے سب ایک ہیں﴿جَمِیۡعًا﴾ لیکن دل ان کے جدا جدا ہیں)۔

آج یہ لوگ ہمیں یہ حکم دیتے ہیں کہ ہم بھی ایسے بن جائیں۔ دل ہمارے کیوں جد جدا ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ نہیں؟ توحید اور شرک ایک ساتھ ایک دل میں ممکن ہے؟ سنت اور بدعت ممکن ہے؟ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی محبت اور بغض و نفرت ممکن ہے؟ آگ اور پانی ممکن ہے؟ (سبحان اللہ)۔ اندھیرا اور اجالا ممکن ہے؟ دن اور رات ممکن ہے؟ یہ متضادات ہیں ممکن نہیں ہیں، ایک دل میں ان کا ہونا ناممکن ہے۔ جب ایک دل میں ان کا ہونا ناممکن ہے تو پھر ﴿تَحۡسَبُہُمۡ جَمِیۡعًا وَّ قُلُوۡبُہُمۡ شَتّٰی﴾ والی بات ہے کہ نہیں؟! کیوں لوگوں کو بے وقوف بناتے ہو اور کیا خیر ہے اس جہاد میں؟!

ہم نے کافر پر حملہ کرنا ہے یاد رکھیں یہ بھی ایک علمی بات ہے سمجھیں جہاد کے تعلق سے، لوگ تہمتیں لگاتے ہیں ہمارے اوپر۔ یہ لوگ کرتے ہیں جہاد الطلب کی جب ہم یہ جواب دیتے ہیں پھر کہتے ہیں جب دفاع کرتے ہو ڈاکٹر صاحب یہ کہتے ہیں اور سعودی عرب کے اِن کے جو استاد ہیں علماء ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ کافر نے حملہ کر دیا ہے ہتھیار مت اٹھاؤ دفاع مت کرو کیونکہ تمہارے دائیں بائیں صوفی یا رافضی کھڑا ہے تو ان کو مرنے دو۔

یہ کس نے کہا ہے بھئی؟! ہم کہتے ہیں کہ جہاد الدفع میں استطاعت کے مطابق دفاع کیا جاتا ہے چاہے رافضی ہو، چاہے سنّی ہو، چاہے بدعتی ہو، اس میں یہ نہیں دیکھا جاتا اس وقت دفاع ہے دین کا دفاع ہے مسلمانوں کی جان کا ان کی عزت ان کے مال کا دفاع ہے جہاد الدفع ہے یہ لیکن جب ہم نے حملہ کرنا ہے کافر پر اسے جہاد الطلب کہتے ہیں جس کی تم لوگ بات کر رہے ہو کہ کافر دروازے پر ہے ہم سب مل کر کافر کی کمر توڑیں۔ یہ کون سا جہاد ہے جو جہاد کمر توڑ دیتا ہے جہاد الدفع ہے یا جہاد الطلب ہے؟ اور یہ نعرہ بھی طلب کے لیے ہے لیکن ہمیں تصویر رُخ دکھاتے ہیں جہاد الدفع کی اور پھر جب ہم جاتے ہیں اور جیسے یہ لوگ کر رہے ہیں جہاد کے نام پر جو دہشت گردی عام ہو رہی ہے ہو کیا رہا ہے؟! ٹولے نکلتے ہیں گروپ نکلتے ہیں اور ایک جگہ پر اکٹھے ہوتے ہیں کاروائیاں ہوتی ہیں دل میں کیا ہے؟ بغض و نفرت ہے ظاہراً ایک ساتھ ہیں۔

نتیجہ کیا نکلا ایک پریکٹیکل مثال، ایک جہاد ہوا تھا جہاد شرعی (یاد ہے افغانستان کا پہلا جہاد شرعی جہاد تھا)۔ کیوں شرعی تھا اس لیے کہ رشیا (Russia) کے خلاف تھا امریکہ کے خلاف نہیں تھا؟ آج امریکہ کے خلاف ہے تو غیر شرعی ہے کل جب رشیا (Russia) کے خلاف تھا امریکہ ساتھ تھا تو وہ شرعی تھا تو گویا کہ امریکہ تمہیں بس ڈکٹیٹ کرتا رہتا ہے تو تم اس کی بات مانتے رہتے ہو!

پہلا جہاد اس لیے شرعی نہیں تھا کیونکہ وہ رشیا (Russia) کے خلاف تھا یا امریکہ ہمارے ساتھ تھا بلکہ اس لیے تھا شرعی جہاد کہ اس میں جہاد کے شروط اور ضوابط موجود تھے اور علماء نے بھی اس کی اجازت دی اور حکمران وقت نے بھی اجازت دی ہے شروط اور ضوابط مکمل تھے۔ کمزوری کیسے دور ہوئی؟ طاقت سے۔ طاقت کہاں سے آئی؟ امریکہ سے (

اسلحہ امریکہ کا تھا)۔ پیسہ کہاں سے آیا؟ مسلمانوں کا تھا جس میں سر فہرست ہیں سعودی عرب اور کویت اور دیگر مسلمان ممالک تھے۔

شرطیں پوری ہو گئیں کہ نہیں؟ جہاد بھی ہوا، لیکن اس قَرن کا یا اس سنچری کا اِس زمانے کا پہلا جہاد تھا اپنی نوعیت کا اور لوگ گئے جہاد کے لیے جوان گئے۔ وہاں پر پہنچنے کے بعد ان کے پاس بنیادی علم نہیں تھا اور وہاں پر جانے کے بعد ایسے لوگوں سے دوستی ہوئی ان کی جو لوگ صرف جہاد کرنا جانتے تھے اور علم سے بالکل ناواقف تھے اصول علم بھی نہیں تھا اور ایسے لوگ تھے وہاں پر افغانستان میں جو مصر سے بھی آئے ہیں دوسرے ممالک سے بھی آئے ہیں جو حکمرانوں کے خلاف ڈیمونسٹریشنز (demonstrations) کرتے تھے ان کو بُرا بھلا کہتے تھے اور خاص طور پر اخوان المسلمین اس وقت بہت سرگرم تھے۔ جہاد ہوا (الحمد للہ) وہاں پر سلفی بھی گئے سعودی عرب سے اور ان کے ساتھ صوفی بھی کھڑے ہوئے تھے تعویذ پہنے ہوئے، خاص انسٹرکشنز (instructions) تھیں کہ خبردار اس کو یہ نہ کہنا یہ شرک ہے پہننے دو تعویذ اسے۔ مشن کیا ہے؟ بس کافر کو بھگانا ہے۔ ٹھیک ہے بھگا دیا کافر کو نتیجہ کیا نکلا؟ کافر تو بھاگ گیا کامیابی مل گئی مسلمانوں کو۔

اس جہاد کا نتیجہ کیا نکلا یہی جو مجاہدین تھے چھ یا سات گروپوں میں بٹ گئے کہ نہیں؟ آپس میں خانہ جنگی ہوئی کہ نہیں؟ عجب بات دیکھیں ان گروپس کی اکثریت میں جو باہر سے تھے وہ شامل ہو گئے یعنی کوئی ایک دو گروپ ہو گا جس میں صرف سعودی تھے یا عرب تھے ورنہ باقی جو سارے تھے افغانی تھے! ایک ہی ملک میں رہنے والے ایک ہی زبان بولنے والے، ایک ہی کھانا کھانے والے اور ایک ہی لباس پہننے والے ایک جیسے سارے، نہیں! اتفاق ہو سکا اپنے اختلافات دور ہوئے یا قتل وغارت اُس پہلے سے بھی زیادہ ہوئی؟ جو قتل وغارت رشیا (Russia) کے خلاف تھی ناوہ ایک حد تک تھی جب انہوں نے آپس میں جنگیں کی ہیں تو پھر ساری حدود پار کر گئے اور واللہ عینی گواہ موجود ہیں اور تاریخ گواہ ہے کوئی جھٹلا نہیں سکتا، خرابی ہوئی غلطی ہوئی۔

پھر یہ اب افغانستان کا معاملہ حل ہو گیا ان لوگوں نے کیا کیا؟ جب یہ مجاہدین، ایک تو اپنی خانہ جنگی تھی پھر طالبان بیچ میں باہر سے آئے طالبان نے آکر قبضہ کیا اور ان سب کو بھگا دیا۔ یہ لوگ جو چھ سات گروپس میں تھے اور بڑا اسلحہ تھا

بھاری ان کے پاس اور ان کی ٹریننگ بھی بہترین طریقے سے ہو چکی تھی کہاں گئے اپنے ملکوں میں جانا تھا کہ نہیں؟ جب ملکوں میں گئے تو انہوں نے کیا کیا؟ بات یہ ہے لوگ کہتے ہیں نا کہ پہلا جہاد تو شرعی تھا اب جہاد شرعی نہیں ہے اور تم لوگوں کی مرضی ہے اپنی کیونکہ امریکہ اُس وقت تمہارے ساتھ تھا اب امریکہ خلاف ہے اس لیے جہاد کا حکم ہی تبدیل ہو گیا ہے۔

میری گزارش ہے کہ حکم واقعی تبدیل ہوا ہے جہاد کا کیوں تبدیل ہوا ہے؟ یہ جو مجاہدین جب یہاں سے گئے واپس اپنے ملکوں میں انہوں نے کیا کیا حکمران کی تکفیر کی کہ نہیں کی؟ حکمرانوں کو کافر کہا کہ نہیں کہا؟ مسلمانوں کی تکفیر کی کہ نہیں کی؟ کبھی سنا تھا آپ نے پہلے جہاد افغان میں خودکش حملہ یاد ہے کسی کو ہوا تھا خودکش حملہ افغانستان کے پہلے جہاد میں جو رشیا(Russia) کے خلاف تھا؟ بم بلاسٹ کبھی سنا تھا؟ (سبحان اللہ)۔ آج خودکش حملے ہوتے ہیں کہ نہیں ہوتے؟ بم بلاسٹ بھی ہوتے ہیں۔ مرنے والوں کی اکثریت مسلمان ہیں یا یہودی ہیں، کافر ہیں امریکن ہیں، کون ہیں؟ مسلمان ہیں (سبحان اللہ)۔ پھر بھی کہتے ہیں کہ تم لوگوں نے امریکہ کی بات سن کر یہ کہا ہے کہ جہاد شرعی نہیں ہے۔ یہ انصاف ہے؟!

یہ جہاد شرعی اس لیے نہیں ہے کہ اس میں بہت سی چیزیں ملاوٹ کر دی گئی ہیں، غیر شرعی طریقے اختیار کیے گئے ہیں۔ اور جب شرعی اور غیر شرعی مل جاتا ہے تو نتیجہ کیا نکلتا ہے شرعی یا غیر شرعی؟ غیر شرعی (سبحان اللہ)۔

آپ نماز پڑھ لیتے ہیں بغیر وضو کے نماز تو پڑھ لی ہے شرعی ہے اور بغیر وضو کے غیر شرعی ہے نماز ہو گی کہ نہیں ہو گی؟ نہیں۔ اگر نماز شرعی نہیں ہو سکتی تو پھر جہاد شرعی کیسے ہو سکتا ہے، ہو سکتا ہے؟! اس لیے پہلے طہارت کرو وضو کرو ٹھیک طریقے سے اور پھر نماز پڑھو۔ نماز کے شروط ہیں، ارکان ہیں واجبات ہیں ان کے مطابق نماز پڑھو نماز ٹھیک ہے نماز عبادت ہے اور بغیر ان شروط اور ضوابط کے نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں ہے اور اسی طریقے سے جہاد بھی عبادت ہے جہاد بھی بغیر شروط اور ضوابط کے شرعی ہو ہی نہیں سکتا اور دونوں میں واللہ کوئی فرق نہیں ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور حق پر چلنے کی اور اس کی طرف دعوت دینے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

اگلے درس میں ان شاء جہاں پر رکے ہیں یہیں سے شروع کریں گے۔اب ایک مسئلے کا تو ہمیں حکم دے دیا ہے کہ ہم نے مجتمع ہونا ہے اور تفرقے سے ہم نے رک جانا ہے۔بنیاد کیا ہے؟"الإعتصام بکتاب اللہ وسنۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم" یہ بنیاد ہے اس بنیاد پر ہمیں اکٹھا ہونا ہے۔اگر تنازع ہو جائے جھگڑا ہو جائے اختلاف ہو جائے تب ہم کیا کریں اگلے درس سے ان شاءاللہ شیخ صاحب یہیں سے بات کا آغاز کریں گے،اگلے درس میں اس سوال کا جواب دیں گے اور دیکھیں گے کہ تنازع کے وقت کیااللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عقل کے حوالے کیا یا کسی خاص امام کے حوالے کیا یا کسی اور طریقے کے حوالے کیا یااس کے لیے بھی ہمیں قرآن اور صحیح حدیث میں کوئی علم ملتا ہے یا نہیں اگلے درس میں ان شاء اللہ اس پر بات کریں گے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (20: کن سلفیاًعلی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔
سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔